85043 ـ ولد زنا كا نسب اور اس پر مرتب ہونے والے احكام

سوال

اہل كتاب كى ايك اجنبى عورت سے بتيس برس قبل زنا سے ايك بچہ پيدا ہوا، اور جب اس كى عمر پچيس برس ہوئى تو وہ اپنے والدين كو تلاشك كرنے لگا وہ بچہ اخلاق حسنہ اور اچھے دل كا مالك ہے، اس نے ماں كو تلاش كر ليا، اور ايك ہفتہ قبل مجھے باپ كى صورت ميں تلاش كر ليا، اس كا ثبوت ڈى اين اے ٹيسٹ سے ملا ہے كہ اس كا باپ ميں ہوں.
ميں نے اكتيس برس قبل ايك مسلمان عورت سے شادى كى تھى اور اب اس ميں سے ميرے ايك بيٹى اور دو بيٹے ہيں، اور الحمد للہ ميرے چار پوتے اور نواسے بھى ہيں، اللہ نے مجھے ہدايت سے نواز اور ميں اللہ كے ڈر اور خوف كى طرف واپس پلٹ آيا، الحمد للہ اب ميں دينى امور كا التزام كرتا ہوں اور نماز روزہ اور زكاۃ كى بھى پابندى كر رہا ہوں، اور تين برس قبل ميں اور ميرى بيوى نے حج اور عمرہ بھى كر ليا ہے، اللہ تعالى سے دعا ہے كہ وہ ہميں ہدايت اور توبہ پر قائم ركھے.
برائے مہربانى مجھے يہ بتائيں كہ آيا وہ نوجوان ميرى بيوى اور بيٹى كا محرم ہے، اور كيا وہ ميرى اولاد كا بھائى شمار ہو گا ؟
كيا ميں اسے اپنى فيملى كا ايك فرد شمار كروں، اس موضوع كے بارہ مكمل تفصيل كے ساتھ جواب ديں. ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ہم اللہ سے دعا گو ہيں كہ وہ ہمارى اور آپ كى بخشش فرمائے، اور اچھى توبہ اور اللہ سبحانہ و تعالى كى طرف رجوع كرنے كى توفيق دے، اور اپنے فضل و كرم سے ہم سب كو نيك و صالح اولاد عطا كرے.

يہ علم ميں ركھيں كہ توبہ اور ہدايت سب سے بہتر چيز ہے جس كى بندے كو دنيا ميں توفيق حاصل ہوتى ہے، اور ہم پر اللہ كى يہى سب سے عظيم نعمت ہے، اس ليے اس كا جتنا بھى شكر ادا كيا جا سكے كرنا چاہيے، اور اس كى تجديد كى حرص ركھنى چاہيے، نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم ايك دن ميں ايك سو بار توبہ و استغفار كيا كرتے تھے، جيسا كہ صحيح مسلم كى حديث نمبر (2702) ميں وارد ہے.

دوم:

غیر شرعی اولاد کو منسوب کرنے کے متعلق فقھاء کرام نے شرح و بسط کے ساتھ تفصیلا کلام کی ہے، ان کا کہنا ہے:

جس عورت سے زنا کیا گیا ہے اس کی دو حالتیں ہونگی:

پہلی حالت:

یا تو وہ شادی شدہ ہو یعنی کسی کی بیوی ہو، اس حالت میں جو بچہ بھی پیدا ہو گا وہ خاوند کی طرف منسوب کیا جائیگا کسی اور کی طرف منسوب نہیں، چاہے وہ یقینی طور پر کسی اور کا بھی ہو جس نے اس سے زنا کیا ہو، لیکن اگر خاوند اور بیوی کے درمیان لعان ہو جائے اور خاوند بچہ کا انکار کر دے تو اس صورت بچہ خاوند کی طرف نہی بلکہ ماں کی طرف منسوب کیا جائیگا نہ کہ زانی مرد کی جانب.

دوسری حالت:

غیر شادی شدہ ہو:

اگر اس حالت میں زنا کا بچہ پیدا ہو جائے تو اس کو منسوب کرنے میں علماء کا اختلاف ہے آیا اسے زنا کرنے والے کی طرف منسوب کیا جائیگا یا کہ ماں کی طرف ؟

اس میں دو قول ہیں: ان دونوں کو دلائل کے ساتھ سوال نمبر (117) اور (2103) اور (3625) کے جوابات میں بیان کیا جا چکا ہے آپ ان کا مطالعہ کریں.

اس میں بیان ہوا ہے کہ: راجح یہی ہے کہ زانی کی طرف بچہ منسوب کرنا صحیح نہیں، اس لیے ولد زنا کو زانی کی طرف منسوب کرنا جائز نہیں، بلکہ اسے بچے کی ماں کی طرف منسوب کیا جائیگا، چاہے بچہ کسی معین زانی کے ہونے کا قطعی طور پر یقین بھی ہو.

مستقل فتاوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے:

" علماء کرام کے اقوال میں صحیح قول یہی ہے کہ بچہ وطئ کرنے والے کی طرف اسی حالت میں منسوب ہو گا جب یہ وطئ صحیح یا فاسد یا شبہہ نکاح میں ہو، یا پھر ملك یمین اور شبہہ ملك یمین میں کی گئی ہو، تو اس حالت میں بچے کا نسب ثابت ہوگا اور وہ ایك دوسرے کے وارث ہونگے.

لیکن اگر وطئ زنا میں ہو تو پھر بچہ زانی کی طرف ملحق نہیں کیا جائیگا، اور نہ ہی اس کی طرف نسب ثابت ہوگا، اس بنا پر وہ اس کا وارث بھی نہیں بنےگا " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (20 / 387).

اور فتاوی جات میں یہ بھی درج ہے:

" رہا ولد زنا تو اسے اس کی ماں کی طرف منسوب کیا جائیگا، اور اگر اسکی ماں مسلمان ہو تو اس بچے کا حکم بھی باقی سارے مسلمانوں جیسا ہوگا، اور ماں کے جرم یا اس کی ماں کے ساتھ زنا کرنے والے کی جرم کی بنا پر نہ تو بچے کو عیب دیا جائیگا، اور نہ ہی اس کا مؤاخذہ.

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور کوئی بھی جان کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائیگی " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (22 / 34).

سوم:

یہ معلوم ہے کہ نسب کے ثبوت کے نتیجہ میں بہت سارے احکام پر کلام کرنا پڑتی ہے، جس میں رضاعت اور پرورش اور ولایت اور اخراجات و نفقہ اور وراثت اور قصاص چوری کی حد اور حد قذف اور گواہی وغیرہ کے احکام.

جب راجح یہی ہے کہ ولد زنا کا زانی کے ساتھ نسب ثابت نہیں ہوتا، تو پھر غیر شرعی والد پر مندرجہ بالا احکام بھی ثابت نہیں ہونگے، بلکہ ان میں اکثر احکام کی متحمل ماں ہو گی.

لیکن غیر شرعی باپ (یعنی زانی) کے ایک چیز باقی رہتی ہے اور وہ حرمت نکاح کا مسئلہ ہے، عام اہل علم کے ہاں زنا سے پیدا شدہ بچے اور اس کے باپ اور اس کے رشتہ داروں کے مابین نکاح کی حرمت کے احکام ثابت ہونگے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" آدمی کے لیے زنا سے پیدا شدہ بیٹی اور بیٹے کی بیٹی اور بیٹی کی بیٹی اور زنا کی بھتیجی اور بھانجی سے پیدا شدہ کے ساتھ نکاح کرنا حرام ہے، عام فقہاء کا قول یہی ہے " انتہی

دیکھیں: المغنی (7 / 485).

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

کیا زنا سے پیدا شدہ بیٹی کے ساتھ اس کا زانی باپ نکاح کر سکتا ہے ؟

جواب:

" الحمد لله:

جمہور علماء کرام کا مسلك یہ ہے کہ اس سے شادی کرنی جائز نہیں، اور قطعی طور پر صحیح بھی یہی ہے " انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی (32 / 134).

اور الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے:

" انسان کے لیے زنا سے پیدا شدی بیٹی کے ساتھ نکاح کرنا حرام ہے، اس کی صراحت اس آیت میں پائی جاتی ہے:

" حرام کی گئی ہیں تم پر تمہارے مائیں اور تمہاری بیٹیاں "

کیونکہ حقیقی اور لغوی طور پر وہ اس کی بیٹی ہے، اور اس کے نطفہ سے ہی پیدا ہوئی ہے، اس لیے ابن زنا اپنی ماں پر حرام ہے، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی رائے یہی ہے، اور مالکیہ اور حنابلہ کا یہی مذہب ہے " انتہی

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (36 / 210).

چہارم:

اوپر جو کچھ بیان ہوا ہے اس کی بنا پر زنا سے پیدا شدہ آپ کے بیٹے کے لیے آپ کی بیٹیوں نے نکاح کرنا جائز نہیں، کیونکہ وہ اس کی بہنوں کے مقام پر ہیں اور اسی طرح آپ کی بیوی بھی.

لیکن اسکا یہ معنی نہیں کہ وہ ان کا محرم ہے اور ان کے لیے ان سے خلوت کرنا جائز ہوگا، یا پھر وہ اس کی موجودگی میں پردہ نہ کریں، کیونکہ نکاح میں حرمت سے ابدی حرمت لازم نہیں آتی جس سے خلوت وغیرہ مباح ہو جائے، یہ ایك زائد حکم ہے جو صرف شرعی محرم کے لیے ہی ثابت ہوتا ہے؛ اس لیے اس پر متنبہ رہنا ضروری ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" محض حرام: یہ زنا ہے جس سے حرمت ثابت ہوتی ہے اور اس سے محرمیت یعنی محرم بننا ثابت نہیں ہوتا، اور نہ ہی دیکھنا مباح ہو جاتا ہے " انتہی بتصرف

دیکھیں: المغنی (7 / 482).

یہ سب کچھ اس نوجوان سے حسن سلوک کرنے میں مانع نہیں، اور اسے مسلمان بنانے اور اس کو فیملی سے مربوط کرنے میں مانع نہیں بنےگا، لیکن صرف اتنا ہے کہ اسے زنا کرنے والے باپ کی جانب منسوب نہ کیا جائے، اور نہ ہی فیملی کی لڑکیاں اس سے پردہ کرنے میں کوئی تساہل اور کوتاہی کریں.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو خیر و بھلائی اور سیدھی راہ کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .